پچھلی قوموں کے واقعات سے شہادت

اللہ کی ہدایت (قرآن) صرف کردار ہی نہیں پیش کرتی ہے بلکہ تاریخ سے اس کی شہادت بھی پیش کرتی ہے۔ دنیا پرستی کی راہ ہمیشہ ظلم و فساد کی رہی ہے۔ قوم بنی اسرائیل میں اس کی شہادت موجود ہے، بلکہ شروع سے جس قدر مذہبی اختلاف ہوئے، فرقہ بندی و گروہ بندی وجود میں آئی، اللہ کی زمین انسانوں کے خون سے رنگین بنی، وہ سب اسی دنیا پرستی کا نتیجہ ہے۔ خدا پرستی بھی اس دنیا میں موجود رہی لیکن اس کی راہ ہمیشہ آسائش کی نہیں آزمائش کی رہی۔ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے قدم قدم پر اس کی آزمائش ہوتی رہی۔ کامیابی یقیناً اس کو حاصل ہوئی، اللہ کی مدد بھی آئی اور اس کے مقابلہ میں دنیا پرستی کو ناکامی ہوئی لیکن کڑی آزمائش کے بعد۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ كَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰیَةٍۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَمَنۡ یُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِیۡنَ
كَفَرُوا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا وَیَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۘ وَالَّذِیۡنَ
اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیۡنَ وَ
مُنۡذِرِیۡنَ ۪ وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِیَحۡكُمَ بَیۡنَ النَّاسِ
فِیۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ ؕ وَمَا اخۡتَلَفَ فِیۡهِ اِلَّا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ
بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنٰتُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا
اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِاِذۡنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ
الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(البقرہ : ۲۱۱-۲۱۴)

بنی اسرائیل سے پوچھئے کہ ہم نے ان کو (ہدایت کی) کتنی روشن دلیلیں دی تھیں۔ اور جو اللہ کی نعمت (ہدایت) کو اس کے آنے کے بعد (محرومی و بدبختی سے) بدل دیتا ہے تو اس کو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ اللہ کی ہدایت کا انکار کرنے والوں کی زندگی میں دنیوی زندگی سمو دی گئی ہے۔ وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں ــــــ حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان سے بلند مرتبہ ہونگے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ (پرہیزگاروں کی بے سروسامانی سے دھوکا نہ کھانا چاہیے)۔ (ابتدا میں) سب لوگ ایک ہی امت (ایک ہی دین پر) تھے (پھر انہوں نے آپس میں اختلاف کیا) تو اللہ نے انبیاء بھیجے جو خوشخبری دینے والے اور خبردار کرنے والے تھے۔ اور ان کے ساتھ حق و انصاف والی کتاب بھیجی تاکہ جس میں لوگ اختلاف کر رہے تھے اس میں وہ فیصلہ کر دے۔ اور جن کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے واضح احکام آنے کے بعد ہی آپس میں ضد اور سرکشی کی وجہ سے اختلاف کیا۔ پھر جس میں لوگ اختلاف کر رہے تھے اس میں اللہ نے مومنوں کو اپنے فضل سے حق بات کی طرف رہنمائی کی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے[1] کیا تم لوگوں (اہل ایمان) نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (ایمان کے زبانی دعوی سے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے ــــــــــــ

حالانکہ (ابھی) ان آزمائشوں سے تم نہیں گزرے جن سے تم سے پہلے لوگ گذر چکے ہیں۔ ان کو سختیاں اور تکلیفیں پہونچیں اور وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول و اہلِ ایمان پکار اُٹھے کہ کب اللہ کی مدد ہو گی؟ گھبراؤ نہیں اللہ کی مدد قریب ہے[2]

لے یہ آیت نہ صرف دنیا پرستی کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اب سے نہیں بہت قدیم زمانہ سے ہے، بلکہ بہت سی پوشیدہ حقیقتوں سے پردہ اٹھاتی ہے مثلاً :

(ا) دنیا کی تاریخ اللہ کی ہدایت سے شروع ہوتی ہے۔ انسان اس دنیا میں اللہ کی ہدایت کے بغیر کبھی نہیں رہا۔

(ب) پہلے سب ایک تھے اور سب کا دین توحید تھا، کوئی اختلاف نہ تھا۔ بعد میں اختلاف ہوا۔

(ج) یہ اختلاف آپس میں ضد اور سرکشی کی وجہ سے ہوا، جس تک دنیا پرستی نے پہونچایا تھا۔

(د) اس اختلاف کو دُور کرنے اور حق بات واضح کرنے کے لیے یکے بعد دیگرے اللہ کے نبیؑ و رسولؑ آتے رہے اور ان کے پاس فیصلہ کرنے والی اللہ کی کتاب رہی۔

(ہ) تعلیم کی کمی نہیں رہی۔ اللہ اس کا برابر انتظام کرتا رہا ہے لیکن دین پر سچائی کے ساتھ عمل اور اس کے لیے قربانی دینے کی ہمیشہ کمی رہی ہے، جس کی طرف اہلِ ایمان کو خاص طور سے متوجہ کیا جارہا ہے۔

کے یہ وہی مدد ہے جس کا اللہ نے مومن بندوں سے وعدہ کیا ہے۔ لیکن کتنی کڑی آزمائش کے بعد کہ مومن تو مومن اللہ کے رسولؐ بھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی! بالآخر وہ مدد آئی اور تسلّی دیتی ہوئی آئی کہ گھبراؤ نہیں، اللہ کی مدد تم سے دُور نہیں ہے۔

خیر خیرات کے اوّلین حقدار

اللہ کے حکم کی ادائیگی میں اس کو راضی و خوش کرنے کے لیے (خلوص نیت سے) جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ سب خیر خیرات ہے۔ بات زکوٰۃ ہی پر نہیں ختم ہوتی ہے بلکہ اور بھی خرچ کرنے کا حکم ہے اور وہ بہت ہے۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ اوّلین حقدار والدین رشتہ دار اور دوسرے حاجت مند ہیں۔ یہ عام بیماری ہے کہ گھر کے لوگ اور محلّہ کے یتیم و مسکین محروم رہتے ہیں اور باہر کے ریلیف فنڈ میں رقم بھیج دی جاتی ہے۔ یا اللہ کے بندے نانِ شبینہ کے محتاج رہتے ہیں اور مسجد و مدرسہ

کی تعمیر میں رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔ آیت میں خبردار کیا گیا ہے کہ خرچ کرنے میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اوّلین حقدار کون لوگ ہیں اور کن پر پہلے خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور کن پر بعد میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ کی راہ میں اس کو راضی و خوش کرنے کے لیے رقم نکالنا پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور نکالی بھی گئی تو خرچ کرنے میں مستحق و غیر مستحق کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ یا پہلے کس کو دیا جائے اور بعد میں کس کو دیا جائے اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے۔ آج بھی جتنی رقم نکالی جاتی ہے اگر اسی کو ایک نظم کے تحت اللہ کے فرمان کے مطابق خرچ کیا جائے تو بہت سے اللہ کے بندوں کی مالی پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اللہ نے حکم و احکام کے ذریعہ اپنے بندوں کا انتظام کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ دینے والے ہاتھ ان پر عمل نہیں کرتے ہیں اور ان کو مجبور کرنے والی کوئی طاقت نہیں ہے، جس کی وجہ سے پریشانی ہو رہی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ (البقرہ: ۲۱۵)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں[1]۔ آپ کہہ دیجیے کہ جو مال بھی خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے اور جو بھی تم کارِ خیر کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے[2]

---

[1] یہ سوال کتنا اور کہاں خرچ کرنے کے بارے میں تھا۔ جواب میں فرمایا کہ جو کچھ اور جتنا بھی خرچ کرو اس کے پہلے حقدار یہ لوگ ہیں۔ اس کے بعد دوسرے لوگ اور دوسرے کام ہیں۔

[2] اگر کسی کو دیا اور وہ ٹھیک جگہ نہ خرچ ہوا تو ذمہ داری سے سبکدوشی ہو گئی۔ اللہ تو جانتا ہے کہ اس نے فرض ادا کر دیا۔

(جاری ہے)